سوال

کیا ہم اپنی ذات یا برادری سے باہر شادی کر سکتے ہیں؟ ہمارے معاشرے میں برادری کو بہت اہمیت دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر دوسری برادری میں شادی کی تو لوگ باتیں کریں گے، ان کا اور ہمارا اسٹینڈرڈ برابر نہیں ہیں۔

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (الحجرات: 13).

اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک نر اور ایک مادہ سے پیدا کیا اور ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنا دیا، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک تم میں سب سے عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ تقوی والا ہے، بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، پوری خبر رکھنے والا ہے۔

مندرجہ بالا آیت سے یہ بات بخوبی عیاں ہوتی ہے کہ اسلام میں مقام و مرتبہ اور عزت کا سبب نسب، قوم، قبیلہ نہیں، بلکہ تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین دار اور نیک عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دی ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ (صحیح البخاری، کتاب النکاح: 5090، صحیح مسلم: 1466)

عورت سے چار خصلتوں کے پیش نظر نکاح کیا جاتا ہے: مال، نسب، خوبصورتی اور دینداری۔ تمہارے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں! تم دیندار عورت سے شادی کر کے کامیابی حاصل کرو۔

عورت کے اولیاء کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے ماتحت عورت کی شادی نیک اور متقی شخص سے کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا خَطَبَ إِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ (سنن ترمذی، أَبْوَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: 1084) (صحیح)

جب تمہیں کوئی ایسا شخص شادی کا پیغام دے جس کی دین داری اور اخلاق سے تمہیں اطمینان ہو تو اس سے شادی کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم برپا ہوگا۔

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے لیے دیندار مرد اور عورت کو ترجیح دینے کا حکم دیا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے بھی ذات پات کا لحاظ کیے بغیر شادیاں کی ہیں۔ اس لیے اگر نیک سیرت رشتہ آجائے تو شادی کر دینی چاہیے۔

واللہ أعلم بالصواب